ادبیات

دیوبند کے خطۂ صالحین میں

حضرت احسان دانش

بند کے اس قبرستان میں جہاں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، شیخ الہند محمود حسنؒ، مفتی عزیز الرحمٰنؒ، مولانا اعزاز علیؒ، مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس اللہ اسرارہم کے مزارات ہیں۔

اللہ اللہ اس زمیں کی کس قدر توقیر ہے
صرف روحوں کے لئے گنجائشِ تقریر ہے

میں تمہیں زندہ سمجھتا ہوں باینِ وصفِ حیات
ہیں ادھر کے کار ناممکن ادھر کے ممکنات

روح سے آگے بارِ پرواز کر سکتا نہیں
وقت کی تقلید میں انسان مر سکتا نہیں

وقت کی گردش کو پیچھے ہٹانا ہے مجھے
قوم سے ماضی کو مستقبل بنانا ہے مجھے

گرچہ میرے شعر کی ہندوستاں میں ہے دھوم
نطق سے کوسوں ہیں ناگفتہ خیالوں کے ہجوم

ہے دعاؤں کا ابھی محتاج میرا ہر عمل
میرے منصوبوں کے پودے ہیں ابھی پھول و پھل

فکر ہے میرا فقط میری بلندی تک رسا
حد سے باہر ہے تصوّر کے پرے کا راستہ

بخشدی ناکارگی اس عالمِ اسباب نے
میری شیرینی میں تلخی جھونک دی احباب نے

ورنہ میں اور اس قدر دیوانۂ رنگ و نمو
میرے سر پہ بولتا ہے میری قسموں کا لہو

میری امیدوں کے رستے الحفیظ والاماں
کچھ کمیلوں کے لہو ہیں کچھ چتاؤں کا دھواں

مولوی بزدل ہے صوفی کیفِ قوالی میں مست
شاعروں کا ظرف ناقص شعر کا معیار پست

لیڈری گمراہ، مذہب ناتواں، حکمت علیل
جابجا ٹوٹی ہوئی ناموسِ ہستی کی فصیل

گرچہ بے حد مار نے مرنے کی عادت ہے مجھے
پھر بھی روحانی توجہ کی ضرورت ہے مجھے

عزمِ مستحکم جلالِ خود نگر درکار ہے
اک دلِ آگاہ اک بالغ نظر درکار ہے

اپنی حشر انگیز آوازیں عطا کر دو مجھے
اپنے بازو، اپنی پروازیں عطا کر دو مجھے

تم سے ورثہ چاہتا ہوں سیرت و کردار کا
صرف میں حقدار ہوں اس دولتِ بیدار کا

اپنے ہاتھوں سے بساطِ غم الٹنی ہے مجھے
سرپھرے سنسار کی کایا پلٹنی ہے مجھے